ریاض القدس

مؤلفہ:
آقائی صدرالدین قزوینی

ولی العصر ٹرسٹ

ریاض القدس
جلد اول

فہرست کتب

مفتاح الجنۃ از آقائے مقدس زنجانی چار چار کے اعداد پر مجالس کا مجموعہ /۱۲۵	عالم عجیب ارواح از آقائے حسن ابطحی /۱۲۵	ملاقات بہ امام زمانؑ ۲ جلدیں /۲۲۵ از آقائے سید حسن ابطحی	پرواز روح از آقائے سید حسن ابطحی /۷۵
انوار خمسہ پانچ، پانچ کے عدد پر مجالس کا مجموعہ /۱۷۵	زندگانی حضرت فاطمۃ الزہراؑ از آیت اللہ دستغیب /۱۳۵	زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہا از آیت اللہ دستغیب /۶۵	علی فی القرآن از سید صادق حسینی شیرازی /۲۰۰
سید الشہداء از آیت اللہ دستغیب ۷۵	الدمعۃ الساکبہ اول (فضائل و مصائب) از آقائے محمد باقر دہدشتی	الدمعۃ الساکبہ دوم (فضائل و مصائب) از آقائے محمد باقر دہدشتی	معالی السبطین اول (فضائل و مصائب) از آقائے محمد مہدی مازندرانی
مہدی موعود امام زمانہؑ /۵۰ از آیت اللہ دستغیب	ریاض القدس اول (فضائل) از آقائے صدر الدین قزوینی	ریاض القدس دوم (مصائب) از آقائے صدر الدین قزوینی	معالی السبطین دوم (فضائل و مصائب) از آقائے محمد مہدی مازندرانی
تہذیب الاسلام ترجمہ حلیۃ المتقین آفسٹ /۲۰۰، عام کاغذ /۱۵۰	تحفۃ العوام مقبول جدید از مولانا منظور حسین نقوی /۱۶۵	تحفہ نماز جعفریہ جدید از مولانا زوار حسین ہمدانی فاضل عراق /۸۰	جزیرۂ خضرا از آقائے ناجی النجار ممکنہ حالات مثلث برمودا /۱۱۰
تعقیبات نماز پنجگانہ مولفہ آغا نثار احمد مرحوم بانی ادارہ افتخار بک ڈپو /۵۰	وظائف مقبول رنگین عکسی مع اوراد مقبول /۵۵	حضرت علی علیہ السلام کی جنگیں /۵۰ از سید مہدی شمس الدین	تسبیح زہرہ سلام اللہ علیہا کی فضیلتیں /۲۵ از علی رضا رجالی تہرانی

ریاض القدس

جلد اوّل

مؤلف

آقائی صدرالدین واعظ القزوینی

مترجم

مولانا سیّد ظلِ حسنین زیدی سرسوی مرحوم

پیش کش

سیّد محمد شبیر عباس بخاری مرحوم

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

انتساب

میں اپنی اس محنت کو اس امّ السّادات کے نام سے منسوب کرتا ہوں جن کے تسبیح گزار ہاتھ چکی پیستے پیستے رنگین ہو جاتے تھے اور جس کی خاموش آہوں سے آج بھی عرشِ الٰہی لرز لرز جاتا ہے۔
مجھے امید ہے کہ رسول اعظم کی اکلوتی بیٹی میری اس پیشکش کو دامن قبولیت میں جگہ عنایت فرمائیں گے۔

نام کتاب ——— ریاض القدس جلد اوّل
طابع ——— سیّد محمد شبیر عبّاس بخاری
سال طبع ——— جون ۱۹۸۹ء
باراوّل ——— ایک ہزار
بار دوم ——— جون ۱۹۹۲ء
ناشر ——— ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ
مطبع ——— ٹیک پرنٹرز لاہور
بار سوم ——— جون ۱۹۹۷ء
تعداد ——— ۲۵۰

——— اسٹاکسٹ ———

۱۔ ۹ع شیر شاہ بلاک۔ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
۲۔ افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ۔ لاہور
۳۔ مکتبہ ولی العصر۔ ایچ بلاک۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

ہو گئے یعنی منحرف ہو گئے۔ ان میں سے بعض ظاہر اور بعض مخفی طور پر منحرف ہوئے ابن سعد ملعون کو جب یہ خبر پہنچی تو اس نے سعد بن عبدالرحمن کو طلب کیا اور مامور کیا کہ جو لوگ کوفہ کے رہنے والے کربلا سے واپس آ گئے ہیں ان کو گرفتار کرے اور میرے سامنے پیش کرے۔ اس نے ان لوگوں کو گرفتار کیا اور عمر ابن سعد کے سامنے پیش کیا ان میں بعض وہ لوگ بھی تھے کہ جن کا شام سے تعلق تھا ان سب کو قتل کرا دیا گیا تاکہ کوفہ والوں میں خوف وہراس پیدا ہو۔ صاحب کتاب ریاض الاحزان فرماتے ہیں کہ ابن سعد کو مزید لشکر بطور کمک بھیجا گیا جس کی تعداد تیس ہزار سے لے کر چار سو ہزار (چار لاکھ) بتلائی جاتی ہے۔ یہ لشکر مختلف شہروں، قریوں اور قبیلوں پر مشتمل تھا۔ اس لشکر میں اسلحہ بنانے والے اور اس پر دھار رکھنے والے اونٹوں کو ہنکانے والے، سقے، جراح وغیرہ بھی کثیر تعداد میں تھے جو کہ ساباط، مدائن، شاکریہ، کندہ، ربیعہ، عبادہ، سکوا، حمیر، طوائف، دارم، غطفان، مذحج، یربوع، خزاعہ، محلب، بنط، بصرہ، تکریت، عسقلان، علاقہ کرد، روساء کوفہ، مسجد بنی زہرہ، بستیوں سے متعلق ہیں۔ ان کے علاوہ خیام بردار، نعال بردار، اور تماشائی بھی تھے۔ اس تمام لشکر کا عمر ابن سعد سردار تھا۔ اس کا فرزند حفص نائب سالار تھا۔ اس کا غلام درید۔ پورے لشکر کا علم دار تھا۔ عقب میں آنے والے لشکر کا سردار ابوالحنوق، اور سردار لشکر ابوالاخرس تھا جاسوسی کا شعبہ ابن ابی جوبر کے سپرد تھا۔ ابوایوب بیلداروں کا سالار، عمرو بن حجاج میمنہ کا سردار شمر ذی الجوشن ملعون میسرہ کا سردار، حرملہ ملعون تیر اندازوں کا سردار۔ اور ابوالحنوق سنگ اندازوں کا سردار تھا اور سنان بن انس نیزہ والوں کا سردار تھا یہ لشکر کربلا سے تا دمدر جوازہ کوفہ صف بستہ کھڑا تھا۔ قسطنطنیہ سے تا قادسیہ اور قادسیہ سے

تا عذیب الہجانات علاقہ میں پھیلا ہوا تھا بعض روایات میں ہے کہ لشکر ابن زیاد کی صحیح تعداد کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے یا خود امام حسینؑ بعلم امامت جانتے ہیں ہم تو تصور بھی نہیں کر سکتے کہ آپ نے یہ جنگ کیوں کر لڑی ہے واحسرتا حضرت امام حسینؑ فرزند رسول خدا کجا اور یہ عظیم لشکر کجا۔ اس لشکر یزید نے تین مرتبہ حضرت امام حسینؑ پر پورا پورا ہجوم کیا ہے ایک اس وقت کہ جب حضرت ابوالفضل عباس علمدار نہر فرات پر پانی پینے لگے ہیں پانی ایک مشک بھر کر لا رہے تھے کہ لشکر اعداء نے چاروں طرف سے ہجوم کیا اور آپ زخمی ہو کر گھوڑے سے گرے امام حسین پہنچے دیکھا کہ بھائی شانے کٹے ہوئے زمین پر ہے آپ کا سر اپنے زانو پر رکھا کہ روح پرواز کر گئی دوسری مرتبہ اس لشکر تا ہنجار نے اس وقت ہجوم کیا ہے کہ جب روز عاشورا محرم جنگ شروع ہوئی ہے اور عمر ابن سعد ملعون نے سب سے پہلے تیر رہا کیا ہے اور اصحاب امام حسینؑ میں سے کچھ لوگ شہید ہوئے ہیں۔ اور تیسری مرتبہ اس وقت ہجوم کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام تنہا رہ گئے ہیں تو کوئی تیر مارتا تھا کوئی پتھر مار رہا تھا کوئی تلوار چلا رہا تھا کوئی نیزہ سے وار کر رہا تھا۔ امام حسینؑ تنہا تھے اور ہزاروں حملہ کرنے والے تھے۔ الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

تو بازی کنی با درفش و سپاہ — نہ جنگ آزمائی نہ صاحب کلاہ

تو میترسی از برق تیر و سنین — بہانہ است صلح عبید و حسینؑ

من اکنوں کر برسان باد آمدم — بفرمان ابن زیاد آمدم

مرا گفت پر نینو آر روے — سپہدار نو باش یا جنگجوئی

نوشتہ است فرمان تراہم چنین — ہنوزش نخشکیدہ جاء مکنین

اخبرنی ما انت صانع اتمضی لامر امیرك و تقاتل عدوه

الا فخل بینی و بین الجند و العسکر۔

درستی مرا آگہی دہ کنوں! — کہ خواہی چہ کردن بکار اندروں

بنہی سر بفرمان میر عراق — بہ پیکار دشمن کنی اتفاق

سپہ را کشی سوے میدان جنگ — دل خصم دوزی بہ تیر خدنگ

کہ من نیز با تو بہ بندم میاں — بجنگ مخالف چوں شیر ژیان

و یا سر بپیچی ز فرمان بری — گذاری بیکسوے والا سرے

سپاری بمن نائی و کوس و سپاہ — درفش و سرا پردہ و بارگاہ

فقال لا و لا کرامتہ لك و لکن انا اتولی ذلك فدونك

فکن انت علی الرجالہ۔

سپہبد بدو گفت اے بے بہا — کہ خواند تو را در جہاں کدخدا

ترا یاران نیست در روزگار — کہ سالار باشی و من بندہ وار

نہاں تا نگمد دیدہ رخشندہ ہور — کجا عرصہ ماند بخفاشش کور

تو اے کرم شب تاب آن یا فتی — کہ دعوی بخورشید بشتافتی

منم بندۂ فرمان ابن زیاد — تو شو از مدد خود منہ پا زیاد

کرت طبع سرکش گستہ لگام — دماغ زبون پختہ سودائی خام

پیادہ کہ اندر سپاہ من است — کجا زیر فرمان کلاہ منست

ترا سر برایشان نمودم تمام — برو بر سر طبع خود کن لگام

کہ سرہنگ فوج پیادہ منم — خدا و رسولؐ و را دشمنم!

بدو شمر گفتا کہ آری رواست — مرا چون دگر با شمردن خطا است

پیادہ کدام است چند است مرد — کہ گویم بسنجید کار نبرد

دہم چوب و سنگ و سنان و سنین — فرستم پی قصد جان حسینؑ

بریزند از سر چار سو بر سرش — نمائید چون تو تیا پیکرش

بنا شد چو سر خیل مرد گریز — نہ ہر با پیادہ تواں جست نیز

پیادہ کہ با شد بفرمان من — بنیزدوران گرم یکسان من

زمین نان پیادہ زمان زیں سوار — بہ پیچید چہ طومار ہنگامہ کار

بگفت ایں و بدحال آشفتہ سر — بر دل آمد از بارگاہ عمر

اے شیعہ۔ اس ولدالزنا نے اپنی پیادوں کو چند مرتبہ حکم دیا تھا کہ مل کر حملہ کریں جس کی تفصیل یہ ہے کہ اول مرتبہ جنگ مغلوبہ میں بوقت صبح عاشورا ۱۰ محرم حملہ کیا۔

دوسری مرتبہ کہ جب حر ریاحی رحمۃ اللہ علیہ جنگ کرنے کے لیے لشکر اعداء میں گئے ہیں اور آپ کے پیر پتھر سے زخمی ہوا ہے۔ تیسرے اس موقعہ پر کہ جب حملہ مغلوبہ قبل ظہر کہا ہے۔ چوتھے اس وقت کہ جب مجالس بن خبیب شاکری جنگ کر رہے تھے۔ پانچویں اس وقت کہ جب حضرت قاسم ابن حسنؑ جنگ کر رہے تھے چھٹے اس وقت کہ جب امام حسینؑ گھوڑے سے زمین پر

پر تشریف لائے ہیں۔ ساتویں اس وقت کہ جب اعدائے دین خیام امام حسین کو تاراج کر رہے تھے۔ چاروں طرف سے ہجوم فوج اعدا دیتا۔ شمر ذی الجوشن کا کربلا پہنچنا اور حضرت امام حسینؑ کا انکار بیعت یزید کرنا۔

النبر المذاب میں ہے۔ کہ عمر بن سعد نے شمر ولد الحرام کے روز نہم محرم وارد کربلا ہونے کی خبر حضرت امام حسینؑ کو دی۔ شمر ملعون ابن زیاد کی جانب سے مامور تھا کہ جب ابن سعد فرمان ابن زیاد پڑھ لے تو فوراً ہی حضرت امام حسین علیہ السلام سے بیعت طلب کرے اگر حسین ابن علیؑ بیعت کر لیں تو فبہا ورنہ ان کو قتل کرے ان کے اصحاب کو قتل کرے اور سر ہائے بریدہ کو فوراً بھیج دے اور شمر کو یہ حکم دیا تھا کہ اگر ابن سعد میرے اس فرمان پر عمل نہ کرے تو اس کو معزول کر دے اور اس کی جگہ امیر لشکر قرار پائے۔ جب یہ خط عمر ابن سعد کی نگاہ سے گزرا اور مضمون خط پڑھا تو اس نے حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کو نامہ تحریر کیا کہ شمر ذی الجوشن یہاں پہنچ گیا ہے اور ابن زیاد نے حکم دیا ہے کہ آپ سے مطالبہ بیعت یزید کیا جائے اگر آپ بیعت کر لیں تو بہتر ہے ورنہ پھر جنگ ہے تیر و تلوار ہے اور آپ ہیں اگر آپ جنگ سے گریز کریں تو بہتر ہے ؎

نجوئی گر از راہ بیعت فتوح — بطوفان بدہ خانماں را چو نوحؑ
نگوئی کہ من سبط پیغمبرم — سرافراز دین را پسر دخترم
کہ ملک از پیمبر فراموش کرد — صدائے تو را پنبہ در گوش کرد

قاصد ابن سعد کا نامہ لے کر خدمت اقدس امام حسینؑ میں حاضر ہوا نامہ امام حسینؑ کو دیا گویا نامہ عمر نے دست حق پرست کو بوسہ دیا ؎

کہ نا گہ فرستادہ آمد ز راہ، — بزد بوسہ با نامہ بر دست شاہؑ

بغہ دین چہ آں بی حیا نامہ خواند — زغیرت برخسار کان خون فشاند

امام حسین علیہ السلام نے نامہ پڑھ کر فرمایا کہ واللہ لا وضعت یدی فی یدی ابن مرجانۃ ابدا فہل ھو الا الموت والقدوم الی رب کریم ؎

د نا زاد مرجانہ نابکار! — کہ او را پدر نیست در روزگار
بدا آنجا کشید آسمان کار او — کہ بیعت کند از حسین آرزوے
تفو بر تو اے گنبد کوژ پشت — باآل نبیؐ چند باشے درشت
چو ایزد قبائی خلافت برید — ببالائی ما راست شد نے یزید
مرا بیم از مرگ بخشد عمر — کجا مرگ گوتا در آید ز در
کشائیم پے مرگ آغوش تنگ — کہ مردن بہ از زندہ بودن بہ ننگ

امام حسینؑ پر عمر بن سعد بد نہاد کی باتیں گراں گزریں۔ ایک آہ جگر سوز کھینچی اور شہادت کی تمنا کی۔ اصحاب و انصار و اعزا اس کے خط پر غیظ و غضب میں آ گئے امام حسینؑ نے فرمایا اے میں اس دن کو پہلے سے جانتا تھا۔ مجھے میرے جد حضرت رسول خدا نے پہلے ہی سے خبر دیدی تھی میں نہیں چاہتا کہ ابن زیاد بد نہاد کا چہرہ دیکھوں۔

اس سے زیادہ بے حیا کوئی اور نہ ہوگا۔ نہ وہ دین رکھتا ہے نہ ایمان نہ عہدؐ پیمان اس کے نزدیک کوئی چیز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اب موت کے سوا کسی دوسری چیز کو پسند نہیں کرتے ہم قتیل راہ خدا ہو کر اپنے خون میں نہانا پسند کرتے ہیں۔ لے وائے بر زمانہ کہ امام حسین علیہ السلام کشتہ ہونا اختیار کیا مگر ابن زیاد ملعون کی صورت دیکھنا پسند نہ کی۔ ہاں آپ کی آنکھیں اس کے چہرہ نحس پر اس وقت پڑیں کہ جب آپ کا سر بریدہ طشت طلا میں رکھ کر دربار میں اس کو پیش کیا گیا۔